میت کمیٹی کا شرعی حکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

معاشرے میں مروجہ مختلف میت کمیٹیوں کے قواعد وضوابط دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کمیٹیوں کی بنیاد وقف پر نہیں ہوتی، بلکہ چندہ دہندگان ہی اس چندہ کی رقم کے مالک ہوتے ہیں اور کمیٹی کے پاس اس رقم کی حیثیت امانت اور قرض کی ہوتی ہے۔ اس بنیاد پر اس کمیٹی میں بہت ساری قباحتیں پائی جاتی ہیں مثلاً:

(1)۔۔۔ جو رقم کمیٹی اور فنڈ کے لئے جمع ہوتی ہے اس کی وصولیابی میں جبر یا کم از کم شرما شرمی پائی جاتی ہے اور شرعاً کسی کی خوش دلی کے بغیر اس سے لیا گیا چندہ یا عطیہ حلال نہیں۔

(2)۔۔۔ جو رقم کمیٹی میں جمع کرائی جاتی ہے وہ شرعاً چندہ دینے والے کی ملکیت ہے، اس لئے اگر وہ کمیٹی چھوڑ دے تو اس کی بقایا رقم (یعنی کمیٹی چھوڑنے سے پہلے جو رقم مختلف میتوں کے کفن دفن وغیرہ میں استعمال ہو چکی ہوگی، اس کے علاوہ فنڈ میں اس کے حصے کی جو رقم خرچ ہونے سے بچی ہوئی ہے) اسی کو واپس کرنا لازم ہے، اور اگر وہ فوت ہو جائے تو اس صورت میں مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اس کی بقایا رقم اسکے وارثوں کو واپس کرنا لازم ہے۔ حالانکہ مروجہ کمیٹی میں اگر رکن کمیٹی چھوڑ دے تو اس کو اس کی جمع کرائی ہوئی یا بچی ہوئی رقم واپس نہیں دی جاتی۔

(3)۔۔۔ اس قسم کے چندہ میں عموماً حدود و شرائط کا لحاظ نہیں رکھا جاتا، اور اجتماعی چندہ کا بے جا استعمال ہوتا ہے۔

(4)۔۔۔ اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق چونکہ کمیٹی میں جمع کردہ رقم پر دینے والے کی ملکیت باقی ہے، اس لئے اس کے انتقال کے بعد وہ رقم اس کے ورثاء میں ان کے حصوں کے بقدر تقسیم کرنا ضروری ہے، جبکہ مروجہ کمیٹی میں واپس کرنے کا اہتمام اور انتظام ہی نہیں ہوتا۔

(5)۔۔۔ عام طور سے اس جمع شدہ رقم سے میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانے کا خرچہ کیا جاتا ہے، حالانکہ فقہائے کرام نے بلاضرورت میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(6)۔۔۔ اس رقم سے عام طور پر میت کے گھر لوگوں کی دعوتیں اور کھانے کے اخراجات کئے جاتے ہیں جس میں کمیٹی والے، دیگر اہل محلہ اور امیر و غریب شریک ہوتے ہیں، نیز دیگر رسوم و بدعات کی جاتی ہیں۔

(7)۔۔۔ نیز اگر چندہ دینے والا صاحب نصاب ہے تو اپنے دوسرے اموال کے ساتھ اس رقم کی زکوۃ بھی اس شخص پر لازم ہے، حالانکہ کوئی بھی اس رقم کی زکوۃ ادا نہیں کرتا۔

لہٰذا مذکورہ بالا خرابیوں کی وجہ سے قرض کی بنیاد پر میت کمیٹی بنانا اور اس میں شامل ہونا جائز نہیں۔

البتہ جہاں میت کے لواحقین کو واقعی ضرورت ہو اور تجہیز و تکفین کے حقیقی اخراجات کے لئے بقدر ضرورت کچھ لوگ انفرادی طور پر اپنی دلی خوشی سے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس طرح ان کے ساتھ تعاون کریں، کہ نہ کسی پر جبر کیا جائے اور نہ کوئی شرما شرمی میں دے، تو اس طرح تعاون نہ صرف جائز ہے بلکہ شریعت میں اس طرح تعاون کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور یہ باعث اجر و ثواب ہے۔

نیز اس قسم کی کمیٹی کو اگر وقف کی بنیاد پر بنایا جائے اور مندرجہ بالا خرابیاں بھی اس میں نہ ہوں تو اس میں شرکت کرنا جائز ہے لیکن ایسا ڈھانچہ بنا کر پہلے مستند علماء کے سامنے اس کو ضرور پیش کریں۔

(ماخذ: فتاوی دار العلوم کراچی بتصرف 1725 /49،1721 /54) واللہ اعلم بالصواب

محمد عثمان غفرلہٗ

رئیس دار الافتاء مدرسہ عربیہ حیات العلوم منڈہ نیل میانوالی

مفتی حیات العلوم

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۱/۶۱

مورخہ 16/1/2019

حیات العلوم